امام مہدی عج ابن خلد و ن کی نگاہ میں

<"xml encoding="UTF-8?>

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ سب سے پہلا شخص جس نے امام مہدی کے بارے میں نقل کی گئیں احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے وہ ابن خلدون ہے اور نظریہ دیا کہ مہدی دراصل وہی حضرت عیسی ہیں جو آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے اور بعد میں اس سے متاثر ہو کر چند ایک دوسرے افراد نے بھی یہی عقیدہ اپنایا اورامام مہدی عج کے ظہور کے عقیدہ کو صرف شیعوں کے من گھڑت عقیدے کے طور پرذکر کیا حالانکہ بہت سی آیات اور رویات اس بات کی نفی کرتی ہیں اور واضح طور پر بتاتی ہیں کہ
اس امت کا مہدی حضرت رسول اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی اورحضرت فاطمہ علیھماالسلام کی اولاد میں سےہوں گے جیسے کہ عنقریب واضح ہو جائے گا اور خود اہل سنت کے بزرگ علماء نے ابن خلدون پر اعتراض کرتے ہوئے ابن خلدون کے اس نظریے کو اس کی ذاتی رائے سے تعبیر کیا ہے کہ جس کی مسلمانوں کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ

اولا۔۔شیعہ کے تمام علماء اور اہل سنت کے اکثر علماء نے مہدویت کے بارے میں نقل کی گئیں احادیث کو صحیح اور متواتر مانا ہے پس ابن خلدون اپنے ایک نظریہ کی بنیاد پر کیسے تمام احادیث کو رد کر سکتا ہے

ثانیا۔۔خود ابن خلدون نے کہا ہے ، جو احادیث محدثین نے بیان کی ہیں سوائے بہت کم کے باقی سب خدشہ دار ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ وہی جو بہت کم ہیں وہی حجت اور اس عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں

ثالثا۔۔ ایک اندازے کے مطابق شیعہ اور سنی کتابوں میں تقریبا ٦ ہزار کے نزدیک مہدویت کے موضوع پر احادیث وارد ہوئی ہیں کیا سب احادیث کی ابن خلدون نے جانچ پڑتال کی ہے تا کہ مان لیں کہ سب چھہ ہزار احادیث ضعیف ہیں اور ان کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاسکتا ہے

رابعا۔۔ ابن خلدون ایک مورخ ہے نہ ایک رجالی تا کہ راویوں کی جرح و تعدیل میں صاحب نظر ہو اور ہم اس کی بات کو مان لیں یہ اصلا عقلی نہیں ہے کہ ہم اسکی بات مان لیں جو ایک مضمون کا اسپیشلسٹ ہی نہیں ہے پس ابن خلدون کی بات بھی ایک مورخ کے قول کی سی حیثیت رکھتی ہے اس سے زیادہ نہیں

خامسا۔ خود بہت سے اہل سنت کے علماء نے ابن خلدون پر اعتراض کیا ہے اور اس بات کو اس کی ذاتی رائے قرار دی ہے جس کو تمام اہل سنت کی طرف نسبت دینا درست نہیں ۔

اہل سنت کے بہت بڑے عالم اور مفسر قران جلال الدین سیوطی اپنی کتاب،، العرف الوردی فی اخبار المہدی،،

میں لکھتے ہیں تمام مسلمان اس چیز پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ آخری زمانے میں اہل بیت رسول میں سے ایک مرد ظہور کرے گا جو عدل و انصاف کا قیام کرے گا یہاں تک کہ کہتاہے کہ یہ روایات متواتر ہیں اور محمد بن جعفر الکتانی کی کتاب ،، نظم المثناتر من الحدیث المتواتر ،ص ۱۴۴ سے ان بیس بزرگ اصحاب کا نام ذکر کرتاہے کہ جن سے امام مہدی کے بارے احادیث نقل ہوئی ہیں ، العرف الوردی فی اخبار المہدی ،ص ۳۔۱

پھر اسی کتاب میں دوسرے صفحہ سے لے کر صفحہ چار تک جلال الدین سیوطی مختلف اہل سنت کے علماء کے نظریےان کی کتابوں سے نقل کرتا ہےہم قارئین کے لیے اس کی عین عبارت کو نقل کرتےہیں

(۱)فی شرح الرسالۃ ،،،للشیخ جسوس ما نصه ،ورد خبر المهدی فی احادیث ذکر السخاوی انها وصلت الی حد التواتر ۔۔۔شیخ جسوس شرح الرسالہ میں لکھتے ہیں امام مہدی کے بارے میں روایات ذکر ہوئی ہیں سخاوی نے کہا ہے کہ یہ روایات تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں کہ جس کے جھوٹے یا جعلی ہونے کا امکان نہیں اور انسان کو یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ خود پیغمبر نے فرمایا ہے

(۲)فی شرح المواهب نقلا عن ابی الحسن الآبری فی ،،مناقب الشافی ، قال تواتر الاخبار ان المهدی من هذه الامة و ان عیسی یصلی خلفه ذکر ذ لک ردا للحدیث ابن ماجه عن انس ولا مهدی الا عیسی ۔۔۔۔شرح المواہب میں ابوالحسن الآبری سے منقول ہے کہ امام مہدی کے بارے میں بیان کی گئیں روایات متواتر ہیں جو کہ بیان کرتی ہیں کہ مہدی اسی امت میں سے ہوگا اور حضرت عیسی ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ بات اس لیے کہی ہے کہ اس حدیث کو رد کیا جا سکے جو ابن ماجہ نے انس سے نقل کی ہے کہ جس میں آیا ہے کہ مہدی وہی حضرت عیسی ہیں(بعض اہل سنت کے علماء جیسے ابن خلدون ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ جو رویات میں امام مہدی کے ظہور کے بارے میں آیا ہے وہ حضرت عیسی ہیں وہی مہدی ہیں اور اس پرد لیل وہ روا یت لے کر آتے ہیں کہ جو ابن ماجہ نے انس سے نقل کی ہے کہ جس کو خود اہل سنت کے علماء بھی قبول نہیں کرتے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا)

(۳)فی مغانی الوفا بمعانی الاکتفا ء قال الشیخ ابوا لحسن الآبری قد تو اترت الا خبار و استفاضت بکثرة رواتها عن المصطفی ۔۔ صل اللہ علیه (وآله)وسلم۔ بمجی ء المهدی ، وانه سیملک سبع سنین وانه یملاالارض عدلا ۔۔۔مغا نی الوفا بمعانی الاکتفاء میں شیخ ابوالحسن الآبری سے نقل ہے کہ روایات تواتر کے ساتھ بتاتی ہیں اور مصطفی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سے راویوں نے نقل کیا ہے کہ مہدی کا ظہور ہو گا اور سات سال حکومت کریں گے اور زمین کو عدل سے پر کر دیں گے

(۴)فی شرح عقیده الشیخ محمد بن احمد السفارینی الحنبلی ، ما نصه ، وقد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حدالتواتر المعنوی و شاع ذلک بین علماء السنة حتی عد من معتقد اتهم ، ثم ذکر بعض الاحادیث الواردة فیه عن جماعة من الصحابة وقال بعد ها ۔ روی عمن ذکر من الصحابه من غیر من ذکر منهم بروایات متعددة ، عن التابعین من بعدهم مما یفید مجموعة العلم القطعی ، فالایمان بخروج المهدی واجب ،کما هو مقرر عند اهل العلم ، ومدون فی عقاید اهل السنتة والجماعة۔۔۔

شیخ محمد بن احمد سفارینی حنبلی نے شرح العقیدہ میں لکھا ہےکہ جس کی عبارت یہ ہے امام مہدی کے ظہور کے بارےمیں اتنی زیادہ روایا ت نقل ہوئی ہیں کہ جو تواتر معنوی کی حد کو پہنچتی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اتنی عام ہیں حتی کہ یہ اہل سنت کے عقاید میں شمار ہوتا ہے پھر سفارینی ان احادیث کو ذکر کرتا ہے کہ جو امام مہدی کے بارےمیں بزرگ اصحاب سے نقل ہوئی ہیں ان احادیث کو نقل کرنے کے بعد کہتا ہے کہ جو احادیث صحابہ سے امام مہدی کے بارے میں نقل ہوئی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور اسی طرح جو تابعین سے نقل ہوئی ہیں یہ سب علم قطعی اور یقین پیدا کرنے کے لیے کافی ہیں پس مہدی کے ظہور پر ایمان رکھنا واجب ہے جس طرح کہ اہل علم کے نزدیک یہ ثابت ہے اور اہل سنت والجماعۃ کی عقاید کی کتابوں میں یہ بات لکھی جاچکی ہے اور بیان کی جاچکی ہے ۔(العرف الوردی فی اخبارالمھدی ،جلال الدین سیوطی،ص ۳)
پس سفارینی کے قول کے مطابق امام مہدی کے ظہور کا عقیدہ صرف شیعوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے جیسا کہ بعض اہل سنت کے علماء نے شیعوں کی طرف نسبت دیتے ہوے کہا کہ یہ صرف شیعوں کا من گھڑت عقیدہ ہے حالانکہ منصف مزاج مسلمانوں کے لیے واضح ہو گیا ہے کہ مہدی کے ظہور کا عقیدہ صرف شیعہ مذہب کا نہیں بلکہ اسلام کی تعلیمات کا حصہ ہے اور یہ ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہے جس کا کوئی مسلمان انکار نہی کر سکتاہاں البتہ مذہب شیعہ ہی وہ مذہب ہے جس نے مہدویت کو دنیا میں متعارف کروایا ہے اور امام مہدی کے ظہورکے تمام خدوخال کو وضاحت کے ساتھ خود معصومین علیھم السلام نے اور شیعہ علماء نے طول تاریخ میں بیان کیے ہیں۔